اسلامی دنیا چوتھی صدی ہجری میں

(ایک سیاح کے مشاہدات)

عراق اور أقور

جناب ڈاکٹر خورشید احمد صاحب فارق ایم اے

(۲)

مقدسی نے عراق کو چھ حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

(۱) کوفہ

(۲) بصرہ

(۳) بغداد

(۴) واسط

(۵) حلوان

(۶) سامرّا

ہر حصہ کی انتظامی سرکردگی میں متعدد شہر، قصبے اور گاؤں تھے۔ پیہم لڑائیوں اور سیاسی انقلابوں سے ان میں سے اکثر کی حالت زبوں تھی۔ عراق کا تعارف کرتے ہوئے سیاح لکھتا ہے:۔

"یہ ظریفوں اور عالموں کا ملک ہے۔ یہاں کی آب وہوا نہایت صحت بخش ہے، یہاں بڑے بڑے فقیہ، مفسر، ادیب، فیاض، دانش مند اور زاہد پیدا ہوئے لیکن اب یہ فتنوں اور گرانی کا گھر ہے اور روز بروز اس کی حالت خراب ہوتی جارہی ہے، ظلم اور بھاری ٹیکسوں کی وجہ سے لوگ مصیبت میں ہیں، پھل کم ہوگئے ہیں اور

بے حیائیاں بڑھ گئی ہیں"۔

(۱) **کوفہ**۔ ایک زمانہ میں یہ شہر شان وشوکت اور مدنیت میں بغداد کا مقابلہ کرتا تھا لیکن مقدسی کے وقت میں اس کی حالت خراب تھی اور شہر کے بیرونی حصّے اجڑے ہوئے تھے۔ تاہم اس کے بازار اب بھی شاندار تھے۔

(۲) **بصرہ**۔ اس شہر عظیم کا ایک سرا صحرا سے ملتا تھا اور دوسرا دریائے فرات اور دجلہ کے دہانہ سے۔ شہر میں تین بازار تھے اور تین ہی جامع مسجدیں تھیں جن میں ایک بازار میں واقع ہوئی تھی اور اپنی وسعت اور حسنِ تعمیر کے لحاظ سے سارے عراق میں بے نظیر تھی۔ بصرہ میں گرمی کا موسم سخت ہوتا تھا ہمارے سیاح کو یہ شہر بغداد سے زیادہ پسند آیا کیوں کہ یہاں ارزانی تھی اور نیک لوگ بڑی تعداد میں آباد تھے۔[۱]

(۳) **واسط**۔ یہ بڑا شہر دجلہ کے مشرقی اور مغربی کناروں پر آباد تھا اور ایک ڈبل دونوں حصوں کو ملاتا تھا۔ اس شہر کو حجاج نے عراق کے وسط میں انتظامی سہولت کی خاطر بنوایا تھا، اس کی تعمیر کرائی ہوئی جامع مسجد ہنوز موجود تھی۔ مقدسی کے وقت میں انحطاط کے آثار شہر پر پوری طرح نمایاں تھے۔ تاہم یہاں اہلِ علم اور اہلِ ادب اب بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔ شہر میں میٹھے پانی کی افراط تھی، آب ہوا اچھی تھی اور بازار بھی دل کش تھے۔ بصرہ اور بغداد سے آنے والی کشتیاں یہاں سے گزرتی تھیں، واسط کے انتظامی دائرہ میں جو شہر اور قصبے تھے وہ سب مائل بہ زوال تھے۔[۲]

(**بغداد**۔ کسی زمانہ میں یہ شہر علم، فنون، اور ادب کا مخزن اور اسلامی تمدن کا سب سے بڑا گہوارہ تھا لیکن ہمارے مصنف کے وقت میں یہ اجڑ رہا تھا یہاں کی بادی بہت کم ہوگئی تھی اور جامع مسجد میں آبادی صرف جمعہ کے دن ہوتی تھی۔ شہر کے کچھ حصّے اب بھی آباد اور خوش حال تھے جیسے کرخ اور باب الطاق، آخر الذکر محلے کے قریب

---

[۱] مقدسی صـ۱۱۷ [۲] مقدسی صـ۱۱۸

عضدالدولہ بُویہی نے ایک ہسپتال بنوایا تھا۔ شہر تنزل کی طرف تیزی سے گامزن تھا، مقدسی نے وہ علامتیں دیکھیں جن کی بدولت سامّرا (دوسرا عباسی پایۂ تخت) برباد ہو چکا تھا۔ فتنے، فسادات، جہالت، بدکرداری اور مظالم کے سیاہ بادل شہر پر چھائے ہوئے تھے[1]

(۵) سامّرا ۔ اس حسین شہر کو مُعتصم خلیفۂ عباسی نے (۲۲۷ - ۲۱۸) اپنی فتنہ پرور ترکی فوج کے لئے بنوایا تھا اور بعد میں خلیفۂ متوکل نے اس کو مزید وسعت دی اور خوبصورت بنایا۔ یہ بیس میل میں پھیلا ہوا تھا اور فنِ تعمیر کا ایک دلکش اُعجوبہ تھا اس لیے اس کا نام سُرّ من رأی (دیکھنے والے کی خوشی) پڑ گیا۔ لیکن اب سیاح لکھتا ہے "یہ بالکل اُجڑ چکا ہے، آدمی دو تین میل چلا جائے لیکن کہیں اس کو عمارت یا آبادی نظر نہیں آئے گی"

معتصم کو اپنے فتنہ پرور فوجی افسروں پر اعتماد نہ تھا اور اس ڈر سے کہ مبادا حج کے لئے مرکزِ خلافت سے دور ہو کر وہ بغاوت پر آمادہ ہو جائیں اس نے یہاں حج کے لئے کعبہ، عرفات اور منیٰ تعمیر کرائے تھے۔ شہر برباد ہونے کے بعد ساءمن رأی کہلایا (یعنی بدصورت) اور لوگ مختصراً اس کو سامرا کہنے لگے[2]

(۶) حُلوان ۔ یہ شہر عراق کی شمالی سرحد پر واقع تھا۔ اس کی آب و ہوا معتدل تھی اور کچھ حصہ پہاڑی تھا اور کچھ میدانی تھا، اس کے گرد انگور، انجیر وغیرہ کے باغوں کا ایک دل کش سلسلہ تھا۔ شہر ایک پرانے قلعہ میں آباد تھا شہر کے باہر یہودیوں کا ایک معبد تھا پتھر سے بنا ہوا جس کی بہت تعظیم کی جاتی تھی، حُلوان کے دائرۂ انتظام میں جو شہر تھے وہ چھوٹے اور اُجاڑ تھے[3]

حکومت :۔ فارسی بُویہی سلاطین حکمراں تھے،

ذمی : عیسائی، یہودی اور پارسی، موخر الذکر کی تعداد زیادہ تھی،

زبانیں : عربی کے مختلف لہجے رائج تھے، کوفہ کی عربی سب سے زیادہ شُستہ اور

[1] مقدسی صفحہ ۱۱۹-۲۰ [2] مقدسی صفحہ ۱۲۲-۲۳ [3] مقدسی صفحہ ۱۲۳-۲۴

صحیح تھی۔ بغداد کی عربی بھی اچھی تھی لیکن اس میں غیر عربی عناصر آ گئے تھے، بطائح (نشیبی دلدلی علاقہ جو واسط کے ماتحت تھا) میں چونکہ نبطی آبادی زیادہ تھی اس لئے وہاں کی عربی بہت خراب تھی[۱]

تجارت

عراق کی خوش حالی کے تین سبب تھے۔

(۱) دریائے فرات اور دجلہ۔

(۲) ان کے ذریعہ ہونے والی تجارت

(۳) تجارت کے بڑے سمندر یعنی بحر ہند سے اس کا اتصال، عراق کی تجارت کا سب سے بڑا مرکز بصرہ تھا، جہاں ریشم، بابلین، ململ اور دیگر بہت سے عمدہ اصناف تجارت تیار ہوتے تھے۔ یہاں چاول کی کاشت بھی ہوتی تھی، بصرہ۔ موتی اور جواہرات کی منڈی بھی تھا، اس کے علاوہ یہاں سرمہ، زنجفر (پارہ اور گندھک کا مرکب) زنجار اور اور مراسنج کی بڑی صنعت تھی اور مہدی، کھجور، بنفشہ اور گلاب دور دراز ملکوں میں بھیجے جاتے تھے اس کے بندرگاہ اُبلّہ میں اعلیٰ قسم کا کپڑا جو مصری قصب کا ہم پلہ تھا بنایا جاتا تھا، کوفہ سے عمدہ بابلیتی عمامے باہر بھیجے جاتے تھے اور یہاں کا بنفشہ بہت مشہور تھا، بغداد کے بازار ہر قسم کے تفریحی اور آرائشی سامان نیز ریشم اور سوتی پارچہ کی تمام اصناف سے پُر تھے عبادان میں بہت اچھی چٹائیاں بنائی جاتی تھیں،

تجارتی اور صنعتی خصوصیات

(۱) کوفہ کا بنفشہ اور ازاذ نامی کھجوریں۔

(۲) بغداد کا محکم کپڑا، تفریحی و آرائشی سامان۔ یکانی عمامے اور تہبند۔

---

[۱] مقدسی صفحہ ۱۲۸

(۳) بصرہ کی معقلی کھجوریں

(۴) حُلوان کے انجیر۔

(۵) واسط کی بُنتی اور شیم بجھلی اور پردے،

(۶) نعمانیہ کا اعلیٰ کپڑا، اور خوبصورت اونی چادریں،

(۷) قصر اور ،ابو ببب کے رومال۔

(۸) تکریت کا اُون۔

محصولات

محصولات بھاری اور چند در چند تھے، ان میں سے کچھ قدیم تھے اور اکثر نو ایجاد، محصول بری اور بحری دونوں طرح کے تھے، بصرہ میں آنے جانے والے قافلوں کا نہایت سخت اور تکلیف دہ معائنہ ہوتا تھا اور ایسا ہی معائنہ بطائح میں کیا جاتا تھا اور سامان کا سرکاری تخمینہ لگایا جاتا تھا، بصرہ کے ایک دروازہ پر قرمطی حکومت کا ٹیکس گھر تھا اور دوسرے پر بُویہی سلطان کا، دوطرفہ ٹیکس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ ایک بکری پر چار درہم تک ادا کرنا پڑتا تھا، یہ دروازے دن میں صرف ایک گھنٹہ کے لئے کھولے جاتے تھے یہی نہیں وہ قافلے جو حج کر کے گھر لوٹتے اور اپنے ساتھ عربی مدبوغ چمڑا یا عربی اونٹ لاتے ان پر بھی بصرہ، کوفہ اور بغداد میں ٹیکس لیا جاتا تھا، بغداد میں ہر کجاوہ پہ جو حج کے لئے جاتا ساٹھ درہم لئے جاتے، ہر اونٹ بھر کپڑے کے بوجھ پہ سو درہم اور اونٹ بھر چھوٹے بوجھ پر پچاس درہم اور بصرہ اور کوفہ میں سو درہم وصول کئے جاتے تھے،[1]

مذاہب

بغداد کے بڑے فرقے حنبلی اور شیعی تھے اور چھوٹے مالکی، اشعری، معتزلی اور نجاری

---

[1] مقدسی ص ۱۳۴

کوفہ میں شیعی مذہب رائج تھا، صرف کناسہ کے محلہ میں سنی آباد تھے، بصرہ میں اکثریت ایسے لوگوں کی تھی جو قدری تھے یعنی ارادہ کی آزادی کے قائل تھے بصرہ کا ایک دوسرا فرقہ جس کو عوام میں بڑی مقبولیت حاصل تھی سالمیہ تھا، اس کا بانی سہل بن عبداللہ تستری کا غلام عالم تھا جو امام ابو حنیفہ کے فقہ کا پیرو تھا، اس فرقہ کے پیرو خود کو متکلم اور تارک الدنیا کہتے تھے، شہر کے اکثر خطیب اور واعظ اسی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے یہ لوگ فقہی مباحث سے کوئی خاص دلچسپی نہیں رکھتے تھے اور جو لوگ رکھتے وہ امام مالک کے فقہ میں مہارت حاصل کرتے تھے، یہ لوگ مال دار اور صالح تھے لیکن ان میں ایک بری عادت یہ تھی کہ اپنے پیشواؤں کی غیر معتدل مدح سرائی کرتے تھے، چونکہ مجھ کو تارک الدنیا اور خدا پرست لوگوں سے دلچسپی ہے خواہ ان کا تعلق کسی فرقہ سے ہو میں ان لوگوں کے ساتھ بہت دن تک رہا اُن کے رازوں سے واقفیت حاصل کی اور ان کے دل میں محبت و عزت کا مقام پیدا کیا، یہ لوگ کلامی اور جدلی کتابوں کے مصنف تھے ان کی علمی مجلسیں بلند پایہ ہوتی تھیں اور یہ لوگ اپنے کلامی مباحث بڑے شستہ اور دل کش پیرایہ میں پیش کرتے تھے، عراق کے حنبلی بڑے متعصب اور تشبیہ کے قائل تھے، معاویہؓ سے خاص عقیدت رکھتے اور ان کی تعریف میں حدیثیں بیان کرتے تھے۔ مقدسی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ واسط کی جامع مسجد میں میں نے دیکھا کہ لوگ ایک شخص کے گرد جمع ہیں، میں نے قریب جا کر دیکھا تو وہ یہ حدیث بیان کر رہا تھا: اللہ قیامت کے دن معاویہؓ کی بڑی عزت کرے گا اور اپنے برابر بٹھائے گا، اپنے ہاتھ سے ان کو دلہنوں کا لباس پہنائے گا اور اس طرح خوبصورت بنا کر ان کو دنیا والوں کے سامنے پیش کرے گا، یہ سن کر میں نے حقارت سے کہا: کیا یہ اعزاز معاویہ رضی اللہ عنہ کو حضرت علیؓ کے ساتھ لڑنے کے صلہ میں ملے گا؟ تو جھوٹا ہے اسے گمراہ" ان الفاظ سے مشتعل ہو کر اس نے للکار کر کہا: "لوگو پکڑ لو اس رافضی کو، اور لوگ ہر طرف سے میری طرف دوڑے، خوش قسمتی سے ایک کاتب (دفتری اہل کار) میرا واقف

تھا اس نے مجھے بچا لیا۔ اس ملک کے اکثر فقہار اور قاضی ابو حنیفہ کے مسلک کے پیرو تھے[1]

مذہبی جھگڑے اور تعصبات

بصرہ میں قبیلہ ربیعہ کے شیعوں اور قبیلہ سعد کے سُنیّوں میں سخت عداوت تھی اور اس کا اثر قریب کے دیہاتوں تک پہنچ گیا تھا، عراق کا کوئی شہر ایسا نہ تھا جہاں فرقہ وارانہ عداوت اور تعصب نہ پایا جاتا ہو،[2]

رسومات

عراق کے لوگ عمدہ لباس اور فارسی طیلسان کے شوقین تھے، وہ زیادہ تر جوتے (چپل کی جگہ) استعمال کرتے اور بڑھیا شروبی کپڑے پہنتے اور عماموں کے سرے پیٹھ پر کافی لمبے لٹکاتے، ان کے یہاں عورتوں کے تابوت پر اونچے اور بھدے قُبّے لگانے کا دستور تھا ہرلیسہ (کھچڑا) فروشوں کی دکانوں پر بیٹھنے کے لئے چٹائیاں، کھانا رکھنے کے لئے تپائیاں ہوتیں، ہاتھ دھونے کے لئے سلفچیوں، لوٹوں اور سروڑے کا انتظام ہوتا، اور ہرلیسہ کھانے کے لئے مختلف چٹنیاں بھی ہوتیں، خدمت کے لئے نوکر ہوتے جو شخص دکان میں بیٹھ کر ہرلیسہ کھاتا اس کو ایک دانق قیمت ادا کرنی پڑتی (بقدر ڈیڑھ آنہ) جب بنفشہ پھولتا تو لوگ اچھے اچھے کپڑے پہن کر بنفشہ کے گل دستے بازاروں سے لے کر نکلتے۔ جامع مسجدوں کے دروازوں پر وضو کرنے کی جگہیں ٹھیکہ پر اٹھا دی جاتیں اور ہر وضو کرنے والے کو وضو کی کچھ قیمت ادا کرنی پڑتی تھی، یہاں کے خطیب اور مبلغ مقرر قبا پہنتے اور پٹکے باندھتے تھے، دوسرے ملکوں کے برخلاف یہاں اذان بلا ترنم دی جاتی تھی۔

---

[1] مقدسی ص۱۲۷-۱۲۹ [2] مقدسی ص۱۳۰-۱۲۹

أقُور

اس علاقے کے تین بڑے حصے تھے:۔

(۱) دیارِ ربیعہ (قبیلۂ ربیعہ کی آبادیاں، عراق سے متصل)

(۲) دیارِ مُضر (قبیلۂ مضر کی آبادیاں)

(۳) دیارِ بکر (قبیلۂ بکر کی آبادیاں)

اس کا تعارف کرتے ہوئے سیّاح لکھتا ہے: یہ ایک عمدہ علاقہ ہے اور اس کو متعدد وجوہ سے دوسرے علاقوں پر فوقیت حاصل ہے: یہاں نبیوں اور اولیاء کے متعدد مشاہد ہیں، یہاں جُودی کا وہ تاریخی مقام ہے جہاں کہ حضرت نوحؑ کی کشتی لنگر انداز ہوئی تھی اور اس کے مسافر آباد ہوئے تھے۔ یہیں وہ ظلمات ہے جہاں ذوالقرنین سکندر داخل ہوا تھا اور یہیں سے اسلام کا مبارک دریا فرات نکلتا ہے اس کے علاوہ اقُور ایک اہم ترین اسلامی سرحد ہے اور آمِد وہ فوجی چھاؤنی ہے جہاں سے مسلمان بازنطین دشمن سے جہاد کرنے نکلتے ہیں۔ یہاں مَوصِل جیسا عظیم الشان شہر ہے اور جزیرۂ عمر جیسی خوش آیند اور صحت بخش تفریح گاہ ہے، اس کے علاوہ یہ عراق اور شام کو ایک دوسرے سے ملاتا ہے اور کئی طاقتور عرب قبیلوں کا مسکن ہے، یہاں اعلیٰ نسل کے گھوڑے بڑی تعداد میں پالے جاتے ہیں اور عراق کا اکثر غلہ یہیں سے جاتا ہے، اس علاقہ میں نیک لوگ بھی بہت ہیں، نرخ سستے ہیں اور پھلوں کی بہتات ہے[1]

خاص شہر

۱۔ مَوصِل۔ یہ دیارِ بکر کا صدر مقام اور أقور کا سب سے بڑا شہر تھا اس کا قدیم

[1] مقدسی ص ۱۳۶

نام خولان تھا جو عرب فتوحات کے بعد بدل کر موصل ہوگیا یہاں خوبصورت اور خوشنما قطع عمارتیں تھیں، اور آب و ہوا نہایت صحت بخش تھی، اہلِ علم و ادب نے شہر کو چار چاند لگا دیئے تھے، اچھے بازاروں اور سراؤں کے علاوہ یہاں بہت سی تفریح گاہیں بھی تھیں یہاں کے پھل بہت لذیذ ہوتے تھے، حمام خوب صاف اور شاندار تھے، گوشت بہت اچھا ہوتا اور حکومت منظم تھی، بغداد کا اکثر غلہ یہاں سے جاتا تھا، مواصلات اور تجارتی راستوں کا محور تھا باایں ہمہ یہاں کے باغات دور تھے جب جنوبی ہوا چلتی تو موسم تکلیف دہ ہوجاتا اور دریا دور ہونے کی وجہ سے پانی دقت سے ملتا تھا۔[1]

۲- رقہ - یہ دیارِ مضر کا صدر مقام تھا اور شام کی سرحد سے متصل دریائے فرات پر واقع تھا، یہ ایک قدیم، خوش آیند شہر تھا جہاں اچھے بازار اور باغات تھے، یہاں ہر چیز کی افراط تھی اور عمدہ قسم کا صابن اور زیتون کا تیل تیار ہوتا تھا یہ علم و فن کا مرکز بھی تھا لیکن مضافات میں بدو عرب ڈاکو چھائے ہوئے تھے اور رہزنی کرتے تھے،[2]

۳- آمد - یہ خوب صورت شہر دیار بکر کا صدر مقام تھا اور ایک مضبوط قلعہ میں واقع تھا، اس کی فوجی اہمیت بہت تھی۔ مقدسی کے خیال میں اس وقت اس سے زیادہ مستحکم اور شاندار کوئی دوسری اسلامی سرحدی چھاؤنی نہ تھی،[3]

اقور کی آب و ہوا اور رسم و رواج شام و عراق کے مماثل تھے، ملک بھر میں سب سے اچھی آب و ہوا موصل کی تھی، یہاں کے اکثر شہر پتھر سے تعمیر ہوئے تھے، اس ملک میں پارسی بالکل نہ تھے، حرّان اور رُہا صابئی مذہب کے معدن تھے، اقور میں نہ کوئی جھیل ہے نہ یہ کسی سمندر سے متصل ہے اور نہ یہاں واعظوں کو زیادہ شہرت و منزلت حاصل ہے مجھے یاد نہیں میں نے یہاں کبھی خراب پانی پیا ہو، یا کوئی ویرانی وادی دیکھی ہو، یا بدمزہ و مضر صحت کھانا کھایا ہو؟[4]

---

[1] مقدسی صفحہ ۱۳۹ [2] مقدسی صفحہ ۱۴۱ [3] مقدسی صفحہ ۱۴۰ [4] مقدسی صفحہ ۱۴۲

حکومت و ذمی - مصنف نے حکومت اور ذمیوں کا ذکر نہیں کیا۔

زبانیں - چونکہ ملک کے لوگ عربی النسل تھے ان کی عربی اچھی تھی، شام کی عربی سے زیادہ صحیح اور فصیح، موصل کی زبان اقور کے سب شہروں سے بلند پایہ تھی۔[1]

تجارت

اقور کی تجارت خاصی تھی، سارے ملک میں موصل سب سے بڑا تجارتی مرکز تھا یہاں سے ذیل کی چیزیں باہر بھیجی جاتی تھیں۔

۱۔ غلہ ۲۔ شہد ۳۔ نمک سود (خشک گوشت) ۴۔ کوئلہ ۵۔ چربی ۶۔ پنیر ۷۔ منّ (منّ و سلویٰ) ۸۔ انار دانے ۹۔ کوستار ۱۰۔ طَرِیخ (ایک اعلیٰ قسم کی مچھلی) ۱۱ تانبے کے جگ ۱۲۔ چاقو ۱۳۔ تیتر ۱۴۔ لوہا ۱۵۔ زنجیریں

۲۔ سنجار (دیار ربیعہ) سے - ۱۔ کاغذی بادام ۲۔ انار دانے ۳۔ نرکل ۴۔ سُماق

(۳) نصیبین (دیار ربیعہ) سے - ۱۔ شاہ بَلوط (پھل)، ۲۔ خشک پھل ۳۔ ترازو ۴۔ قلمدان ۵۔ دوغلے گھوڑے۔

(۴) رقّہ سے (دیار مُضر) - ۱۔ صابن ۲۔ زیتون کا تیل ۳۔ نیزے کے قلم

(۵) حرّان سے (دیار مُضر)۔ قُبّیط مٹھائی ۲۔ شہد ۳۔ روئی ۴۔ ترازو

(۶) جزیرہ عمر سے (دیار ربیعہ) ۱۔ اخروٹ ۲۔ بادام ۳۔ گھی ۴۔ اچھی نسل کے گھوڑے۔

(۷) حَسَنیہ سے (دیار ربیعہ) ۱۔ پنیر ۲۔ تیتر ۳۔ چوزے ۴۔ خشک پھل ۵۔ کشمش

(۸) مُعلثایا سے (دیار ربیعہ) ۱۔ دودھ ۲۔ کوئلہ ۳۔ انگور ۴۔ تازے پھل ۵۔ خشک گوشت ۶۔ سَنّ

---

[1] مقدسی ص ۱۴۶

(۹) آمد سے (دیار بکر) ۱- اونی کپڑے ۲- سوتی کپڑے

تجارتی و صنعتی خصوصیات

۱- گھوڑے ۲- اون ۳- زنجیریں ۴- تسمے ۵- قُبَیْط مٹھائی (حرّان) ۶- روئی (حرّان) ۷- ترازو (حرّان)

محصولات اور رسومات کا سیاح نے ذکر نہیں کیا۔

مذاہب

اقور کے لوگ زیادہ تر اہل سنت والجماعت تھے، حنفیوں اور شافعیوں کے علاوہ یہاں کوئی دوسرا فرقہ قیاس ورأی کی طرف مائل نہ تھا۔ اس علاقہ میں حنبلی اور شیعہ مذاہب بھی موجود تھے لیکن خوش قسمتی سے فرقہ وارانہ جھگڑے اور مذہبی عداوتیں مفقود تھیں، یہاں کے فقرار، کلامی اور اختلافی مباحث سے دلچسپی نہ رکھتے تھے۔

ك مقدسی ص ۱۴۲

العلم والعلماء

یہ بہت بڑے امام حدیث علامہ ابن عبدالبر کی شہرۂ آفاق کتاب "جامع بیان العلم وفضلہ" کا نہایت نفیس ترجمہ ہے کتاب کے مترجم مشہور ادیب اور بے مثال مترجم عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی ہیں یہ ترجمہ مولانا ابوالکلام آزاد کے ارشاد کی تعمیل میں کیا گیا تھا جو اب ندوۃ المصنفین سے شایع کیا گیا ہے۔

علم وفضیلتِ علم وعلمار پر اس درجے کی کوئی کتاب آج تک شایع نہیں ہوئی۔ صفحات ۳۰۰، بڑی تقطیع، کاغذ، کتابت، طباعت بہت عمدہ قیمت چار روپے آٹھ آنے مجلد پانچ روپے آٹھ آنے